منشور محمدی

منشور سولان محبت سراج بنجاتم - باخاتم ومهر آمده منشور محمد - توریت بلاتوریہ انجیل بانجیل - گویان صفت وسیرت مبرور محمد

نمبر ۳۱ | مرطبوعہ ۵ ذیقعدہ ۱۳۰۳ھ مطابق ۶ اگست ۱۸۸۶ء | جلد ۱۵

اشتہار یہہ اخبار عشر واریہ مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ پیذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم آنی چاہئین

بقیہ جواب نوازشان نمبر ۴۵ و ۴۹ جلد ۱۲

نیسری غلطی تثلیث کی تین پانچ مین کہانی کیونکہ اول تو عہد عتیق مین ایک ہی خدا مذکور ہی اور لکہا ہی کہ اگر کوئی سوائے ایک خدا کے دوسرے کو مانے یا دوسرے کی عبادت کرے وہ سنگسار وقتل کیا جاوے اور تمام آسمانی بلائین جو بائبل مین مذکور ہین اور جو مذکور نہین اوسپر وارد ہونے کا عہد عتیق حکم دیتا ہی - دوسری اناجیل بھی اسکا وجود نہین ملتا کیونکہ یوحنا حواری اور مارک ولوک اپنی اپنی انجیلو نمین اسکا (جو اصل الاصول اور عیسائی مذہب کی بنیاد ہی) کچھ بھی ذکر نہین کرتے حالانکہ جب حسب عقیدہ عیسائی تثلیث کا ماننا ہی موجب نجات ہی تو ضرور عہد عتیق اور ہر سہ اناجیل مذکورہ مین تی ورسول اس مسئلہ ضروری کا ذکر کرتا اور جب کچھ ذکر نہین ہی تو کچھ بھی اس اختراعی مسئلہ پر خیال کرنا نچاہئی تھا - عیسائیون مین تثلیث کی نہ ماننے والی کافر کہنے جاتے ہین تو کیا حضرت آدم سے تا حضرت مسیح وحضرت حوا تین مسیح

اس مسئلہ کی نہ کرنی اور نہ ماننے سے سعاد اللہ کافر شمار ہوئی یا اللہ تیری پناہ ایسی عقاید وکلام سے - البتہ مسیحی کی انجیل مین صرف ایک آیت مین اسقدر مذکور ہی کہ باپ بیٹا روح القدس کا بپتسمہ دو - سو اس سے تثلیث کب ثابت ہوئی پھر تو فقط اس امر کی تائید مین ہی کہ باپ یعنی خدا اور بیٹا یعنی مسیح اوسکا رسول ہی اور روح القدس یعنی اوسکی بخشی ہوئی یا قوت الہامیہ پر ایمان لانیکا بپتسمہ دو جیسے اہل اسلام مین اوس شخص سے (جو نیا مسلمان ہوتا ہی) اقرار لیتے ہین کہ

اٰمنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ -

پس مسیحی نے یہہ کب کہا کہ بیٹا بھی خدا ہی اور روح القدس بھی خدا ہی یہہ تو فقط جہالت کا ذکر ہی سلمان کہتے ہین کہ ہم اللہ پر اور اوسکے رسول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائین تو کیا اس سے یہہ سمجھا گیا کہ سعاد اللہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی خدا سمجھکر ایمان لائے حالانکہ ایک ہی لفظ ایمان خدا اور رسول پر مستعمل ہوا تہین بلکہ ایمان لانا خدا پر خدائی کی جہت سے اور ایمان

لانا رسول پر یا خدا کی کتابون پر اور فرشتون پر رسالت
وغیرہ کی جہت سے ہی۔ ایسی ہی مجسہ لاحضرت متی نے ذکر کیا
کیونکہ اسوقت کے لوگ خدا کو بہول گئے تھے اور مسیح کو رسول
نجانتے تھے اور نہ سمجھتے تھے کہ مسیح پر روح القدس بھی نازل
ہوتا ہی کہ نہین لہذا متی نے اسطرح ذکر کردیا کہ جہان
خدا کی شناخت کراؤ وہان مسیح اور روح القدس پر
ایمان رکھنے کی بھی تاکید کردیجہ نہین کہ مسیح یا روح القدس
کو خدا ہونیکا اقرار کراؤ اگر یہہ ہوتا تو عہد عتیق اور انجیل
مین صاف تشریح کی جاتی اور نہ ہی کروفر سے حضرت
متی تو کیا چارون مصنفین اناجیل ثابت کرتے
تیسری متی کی انجیل عبرانی مین تحقیقا ثابت ہوی ہی
(جسکا اب وجود نہین ہی) اور انجیل جو اب موجود ہی
وہ یونانی مین کسی نامعلوم الاسم کا ترجمہ کیا ہوا ہی پس ایسے
ترجمہ کا جسکے مترجم کا اچہا یا برا کچہہ بھی حال معلوم نہو کیا اعتبار
ہی اور عجب نہین کہ کسی ملحد نے اسکا ترجمہ کرکے یہہ آیت اپنی
طرف سے لکھدی ہو۔

(۴) چوتھی بہت اچھی طرح سے یہہ آیت از روی تحقیق
اکابرین عیسائیان جلی والخافی تسلیم ہوی ہی کہ سند مین جواب
الجواب مین پیش ہون گے۔

(۵) پانچوین بسا مقام اناجیل مین مسیح کو خدا کا رسول
اور فرستادہ کہتے ہین دیکھو یوحنا باب ۱۷-۳ وغیرہ
تو یہہ کیونکر ہوا کہ خدا نے خدا کو بھیجا اور خدا خود اپنا رسول ہوا

(۶) جہان مسیح نے فرمایا کہ میرے گناہگار یعنی میری نسبت
کفر بکنے والا بخشا جائیگا مگر روح القدس کی نسبت
جو کفر بکیگا ہرگز نہ بخشا جائیگا دیکھو متی ۱۲ باب ۳۱-۳۲

مرکس ۳ باب ۲۸ - لوقا ۱۲ باب ۱۰ وغیرہ -
اور عیسائی کہتے ہین کہ روح القدس تیسری نمبر کے خدا
ہین حالانکہ مسیح روح القدس کو اپنے سے افضل و اعلے
وا ولی قرار دیتے ہین تو یہہ کیونکر ہوا کہ ۳ نمبر کا خدا ۲ نمبر
کے خدا سے چہوٹا اور کم رتبہ خدائی کی مستضاد ہی۔

(۷) لفظ خدا کے معنے سے یہودی بھی مثل عیسائی
کے غلط سمجہکر مسیح کو کافر کہنے لگے تھے یہہ قصہ یوحنا باب
مین مذکور ہی مسیح نے اونکو اس تحریف معنوی پر یون الزام
لگایا کہ زبور ۸۲-۶ - خروج ۲۲ باب ۹ و ۲۸ -
۱۸ باب ۱۹-۴ باب ۱۶ - ۷ باب ۱ وغیرہ مین
قاضی و حکام و واعظین و نبیون اور رسولون کو
اور موسی و ہارون وغیرہ خدا کے برگزیدہ بندون
کو خدا لکہا ہی اور یہہ سب کتابین تمہارے نزدیک
سچے اور الہامی ہین پس جس معنی کرکے موسی و ہارون
و حکام و قضات وغیرہ کو خدا لکہا ہے اسی معنی اور
اوسی محاورہ سے اگر مین نے (کہ مین بھی مثل داؤد
و موسی و ہارون کے نبی ہون اور واعظ و حکام و
قاضی اور دیگر عام لوگون سے (جو خدا کے بیٹے
زبور مین ہر قوم ہین) بدرجہا افضل ہون) خدا کا بیٹا
کہا تو کیا خطا کی مین تو خدا کا رسول ہون عہد عتیق

حاشیہ ۱۲ اسمین قاضی و حکام کو خدا کہا گیا
ہے ۱۲ اسمین حضرت موسے کو بنی اسرائیل کا خدا بنایا
گیا ہے ۱۲ اسمین حضرت موسے کو ہارون کا
خدا لکہا گیا ہے ۱۲، اسمین حضرت موسے
کو فرعون کا خدا لکہا گیا ہے -

مین تو غیر نبی و رسول کو حسب محاورۂ خدا او خدا
کا بیٹا لکھا ہی اور تم جانتے ہو کہ فی الواقع وہ خدا اور
خدا کے بیٹے نتھے اور نہ تم ایسا اعتقاد رکھتے ہو کیونکہ کتاب
باطل نہین ہوسکتی کہ ایک خدا کا بھی ماننا تاکیدی اور
سب سے بڑا حکم ہو اور پھر بہت سے خدا بھی بنائے جاوین پس
مین نے آپ کو خدا کا بیٹا مجازاً حسب محاورہ عہد عتیق کے
کہا۔ جسطرح تم سمجھے ہو اوسطرح نہین کہا۔ اگر مین
خدا کا کام نہین کرتا یعنی اوسکی اطاعت نہین کرتا یا پچھلے
نبیون کی سی تعلیم نہین دیتا ہون تو بیشک مجھپر
ایمان نہ لاؤ اور کفر کا فتوی بھی لگاؤ اور جب مین
خدا کو وحدہ لاشریک مان کر اوسکی ساری حکمون کی
اطاعت مین اور پچھلے نبیون کیطرح تمکو راہ حق بتانے
مین کوشش کرتا ہون تو میرے ان کاموں ہی کو دیکھکر
یقین کرو کہ مین مثل دوسرے نبیون کے خدا کا رسول ہون
فقط۔ یوحنا ۱۰ باب ۲۹ - ۳۸ ملاحظہ ہو۔

دیکھو حضرت مسیح نے کس صراحت سے یہودیون کی اوس
غلط فہمی کو (جسمین وہ لفظ خدا کی بیٹے پر عیسائیون
کر شریک حال تھے) رد کر دیا اسکے بعد ہم کو کچھ
حاجت زیادہ تحریر و تقریر کی نہ رہی کیونکہ جسنے
اپکو خدا کا بیٹا کہا اوسنے عیسائیون کی اوسی
الہامی کتاب مین خود تشریح کر دی کہ مین حقیقی
بیٹا (جیسا عیسائی سمجھتے ہین) نہین ہون۔ لیکن
ہم اپنے بھائی محی الدین صاحب کی خاطر سے اور بھی
ایک دو وجوہات اسکی ابطال پر قلمبند کرتے ہین

(۸) آٹھوین انجیل متی ۱ باب ۲۳ مین مسیح کی
پیدائش کی نسبت یسعیاہ نبی کی زبان سے پیشین گوئی
لکھی ہی کہ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا
نام عمانوئیل رکھین گے جسکا ترجمہ ہی کہ خدا ہمارے ساتھ
پس اگر مسیح خدا ہوتے تو خدا کا ساتھ رہنا اونکے لئے کیونکر
موزون ہوتا۔

(۹) نوین حضرت مسیح انجیل حضرت یوحنا ۸ باب ۲۸ مین
اور ۱۲ باب ۴۹ - ۵۰ - ۱۴ باب ۲۴ - وغیرہ مین
اپنی تابعداری و عجز بیان کر کے فرماتے ہین کہ مین بجز
حکم خدا کچھ نہین کر سکتا اور کوئی بات نہین کہہ سکتا
پس یہ خدائی کے نقیض ہے۔

(۱۰) دسوین نامہ فلپیون ۲ باب ۵ مین پولوس رسول
عیسائیونکو ترغیب و تحریص دلاتے ہین کہ اپنی اپنی کام
کر کے مسیح کی برابر ہو جائین۔ پس مسیح اگر خدا ہین
تو خدا کے برابر کون ہو سکتا ہی۔

(۱۱) مسیح اپکو ہر چہار اناجیل مین بکثرت ابن آدم
خطاب دیتے ہین پس کہا ابن آدم خدا ہوتا ہی اگر یہ ہی
تو کل دنیا کو دعوی خدائی کرنا درست ہوگا۔

(۱۲) کونسل نائیس کے (جو ۳۲۵ء مین منعقد ہوی
تھی) بعد تک تثلیث کا وجود تھا دیکھو لائف آف
کانسٹائن ۵ مصنفہ ہوی ہارٹین صفحہ ۳۴ وغیرہ۔
پس اگر تثلیث کو مسیح یا حواری قایم کر جاتی تو کیا
اونکی مقلد و تابعین (جنہون نے خود مسیح و حواری
سے تعلیم پائے اور جو اونکی وعظ مین ہر وقت حاضر
باش و شریک رہتے تھے) اور چوتھی صدی تک
کے فادر و بشپ کو یہ مسئلہ عظیم معلوم نہوتا تعجب ہی

کہ حواریون اور مسیح کی قریب العہدون کو تو یہ مسئلہ نہ معلوم ہوا اور چوتھی صدی کی عیسائیون کو (جنہون نے نہ مسیح نہ حواری کی شاگردون کو بلکہ شاگردان شاگرد کے منہ نہین دیکھے تھے) معلوم ہوجاوے۔ فقط۔

اسکی تردید کی وجوہات ہمارے سینہ مین بکثرت گنجینہ مین لیکن یہ مضمون طوالت مین پڑگیا اور ابھی متعلق اس مضمون کے کچھ باقی لکھنا بھی رہا ہے لہذا اس وقت بارہ وجوہات پر تبرکا حواریون اور دوازدہ ائمہ رسالت کے عدد پر اکتفا کرتے ہین بقیہ وجوہات پھر کسیوقت بشرط زندگی تائید الٰہی سے ناظرین کو لکھ سنائین گے ناظرین منتظر رہین اور محی الدین صاحب کان لگائین۔

(۴) غلطی غلط فہمی عیسائیون نے مسئلہ کفارہ مین کھائے اور اقانیم نہ دیکھا کہ عہد عتیق سے اسکا اصلا بھی وجود نہین اور اناجیل مین بھی عقل کی آنکھ سے اسکو نہ دیکھا غرض عقلا و نقلا کچھ بھی نہ سمجھے حالانکہ جس پہلو اس کفارہ کو دیکھو اوسی پہلو یہ کفارہ عقیدہ کفار ثابت ہوتا ہے ہم اختصارا چند وجوہ اسکی ابطال مین لکھتے ہین۔

(۱) اول یہ کہ اگر مسیح بحیثیت بشری کفارہ ہوی تو یہ صحیح نہین ہوتا کیونکہ حسب عقیدہ عیسائیان تمام بشر بلا خصوصیت جبلی و ذاتی ناقرمان گنہگار و ناپاک ہین اسلئے ناپاک و باعیب آدمی کا کفارہ گنہگارون کے لئے مقبول خدا نہین۔

(۲) اور اگر بحیثیت الوہیت کفارہ ہوی تو یہ سخت ترین نقیض ہے کہ خدا اپنے بندون گنہگار کی بدلہ خود کفارہ نہین ہوسکتا۔

(۳) الوہیت کو کوئی مار نہین سکتا کہ خدا پر کسیکا اختیار نہین۔

(۴) چوتھی مسیح کو جب صلیب دیا تو باتفاق ثابت ہے کہ مرگئے اور دفنائے گئے اور الوہیت فانی نہین کیونکہ خدا ازل و غیر فانی ہے۔

(۵) پانچوین مسیح اگر کفارہ ہوتے تو خود بخوشی و طیب خاطر مصلوب ہوتے یا جیسے حضرت ابراہیم نے اپنے بیٹے کو فدیہ دیا کوئی دیندار اونکو فدیہ دیتا بخلاف اسکے اونکو یہودیون نے بجبر و اکراہ گرفتار کرکے صلیب دیدیا اور جنہون نے صلیب دیا وہ سخت کافر و دشمنان خدا تھے سو سنی کی شریعت سے ثابت ہے کہ قربانی و قربانگاہ کے لئے خطا کی ہو یا نذر کی پاک لوگ منتخب ہوکر قربانی گذرانا کرتے تھے اور جس ناپاک نے کبھی کسیطرح کی اسکام کیلئے جرأت کی یا کاہن ہی نے اپکو پاک کرکے قربانگاہ مین داخل کیا تو بالضرور کوئی نہ کوئی اسپر آسمانی بلا نازل ہوتی پس یہ کیسا فدیہ و کفارہ تھا کہ بداور حرام کار کن نے زبردستی سے پکڑ کر خدا کو نذر گذرانا اور مقبول ہوا طرفہ یہ کہ قربانگاہ بھی ناپاک جگہ تھی

(۶) چھٹی اگر مسیح کی دنیا مین آنے سے (حسب عقاید عیسائیان) یہی غرض تھی کہ وہ تمام دنیا کے لئے فدیہ دئے جاوین تو مسیح کیواسطے بار بار

زار زار ہوکر خدا سے اپنی مصلوب نہونے کی دعا
مانگتے تھے اور کیون گھبراتے تھے دیکھو متی ۲۶ باب
۳۶ - ۴۶ - مرقس ۱۴ باب ۳۲ - ۴۲ لوقا
۲۲ باب ۳۹ - ۴۶ - کفارہ تو علحدہ رہا بلکہ قیون
اناجیل کی مقامات مذکورہ سے صاف ترین ترشح
ہوتا ہے کہ مسیح کو اصلا خبر نتھی کہ مین فی الواقع مصلوب
ہونگا یا نہونگا ہان یہود کی دشمنی ظاہر سے آپ
جانتے تھے کہ یہ مجھکو قتل کرین گے اسلئے اونکے اس
ظلم سے بچنے کے لئے دعائین مانگین روئے چلائے
اور جب مقبولیت دعا کی کوئی آثار (الہام یا اور
غیب جو نبیون کیلئے ضروری ہے) نظر نہ آئی تو
یقین ہوگیا کہ اب مین بالضرور قتل کیا جاؤنگا غالبًا
آپکو تلوار سے مارے جانیکا یقین ہوا صلیب کا خیال
بھی آپکو نہین آیا پس اگر اناجیل الہامی ہین تو ماننا
چاہئے کہ مسیح کفارہ نہین ہوے بلکہ مثل اور نبیون کے
یہودیون کے ہاتھ سے مصلوب ہوے جیساکہ مسیح
خود فرماتے ہین دیکھو مین نبیون اور داناؤن اور
فقیہون کو تمہارے پاس بھیجتا ہون تم اونمین سے
بعضون کو قتل کروگے اور صلیب پر کھینچوگے -
متی ۲۳ باب ۳۴ - اس سے معلوم ہوا کہ مسیح
بھی مثل اور نبیون کی مقتول و مصلوب ہوے
نہ پہلی نبی کفارہ ہوے نہ مسیح - نہین تو مسیح کا خود
آپ کو اس کام صلیب مین انبیاء کا مثل و نظیر کہنا
غلط ہوجائیگا ہان اگر عیسائی اپنے جھوٹے سند
کی تائید مین اون نبیون کو بھی (جنکا مقتول و مصلوب

ہونا اس آیت مین مرقوم ہے) اپنے اپنے لوگون کا
کفارہ کہنے لگین تو اونکی ذات سے بعید نہین مگر
پھر وہ تخصیص کیا ہوگی -
(۷) ساتوین وقت تصلیب مسیح کا یہ کہنا کہ ای
میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیون چھوڑا
اور مایوسی سے دم توڑ توڑ کر چلا چلا کر جان دینا
واضح طور سے ثابت کرتا ہے کہ مسیح کفارہ نہین ہوے
اور اگر عیسائی یہی کہے جائین کہ واہ صاحب وہ تو
کفارہ ہمارے گناہون کی عوض مین ضرور ہوے تو
مین کہتا ہون کہ یہ کفارہ مقبول الہی نہین ہوا ورنہ
اگر اور وقت نہین تو اوسوقت تو خدا ضرور ہی ساتھ
ہوتا - مسیح نے یہودیون کے ہاتھ سے مخلصی کی مایوسی
اور عدم قبولیت دعا کی بارہ مین خدا کے چھوڑ دینے
سے تشبیہ دی کیونکہ بائبل کے محاورہ مین خدا
کا ساتھ رہنا کامیابی و فتحمندی و دشمن پر حاوی
و مظفر و منصور ہونے سے مراد ہے اور خدا کی ساتھ نہ ہونے
سے دشمنون کا غالب ہونا مقصود ہے دیکھو -
خروج ۲۹ باب ۴۵ اعداد ۲۶ باب ۱۲ و ۱۷ استثنا
۲۰ - ۱ - ۵ - یشوع ۶ باب ۲۷ - ۱ باب ۵ -
خروج ۳ باب ۱۲ استثنا - ۳۱ باب ۲۳ - زبور
۸ - ۳۱ - گنتی ۱۴ - ۹ - زبور ۱۱۸ - ۵ و ۱۱۹ - ۸ -
و ۲۷ - ۱ و ۲ و ۵۶ - ۴ و ۹ و ۱۱ - زبور ۱۰ - ۱ و ۹
- ۱۲ و ۱۳ وغیرہ پس صاف واضح ہوا کہ مسیح بھی عام
انبیا کیطرح مبتلاء مصیبت ہوے - لیکن کسی اور نبی کی
سوا مسیح کی ان مصائب کی شکایت مین جزع و فزع

نہین کیا جنسے مسیح اور اونسے پہلے نبیونمین فرق مراتب بھی
ظاہر ہوگیا پس کیونکر وہ تمام دنیا کے گناہون کا کفارہ
ہوگئے - باقی آیندہ -

بقیہ عیسائیونمین درس احکام الٰہی کے تعمیل

کیونکہ مشن کا مال بھی ہضم کرنا آسان نہین ہی اسکے
واسطے بھی بہت زور کار ہین صاحب سن دین محمدی وہ
دین ہی کہ جسکے مقابلہ کا کسی مخالف کو یارا نہین بڑی
انگلیونکو دانتونمین کاٹتے ہین سوائے حیرت کے اور
کچھ نصیب نہین ہوتا ہے وہ دین حق ہی کہ جسکے فضایل
مین آپکے بڑے عالمون مثلاً گاڈفری مگین وجن
ڈیون لبورث وغیرہ کی تصنیفات موجود ہین ان
اگر آپنے دین عیسوی کی حقیقت کی اب کوئی اور ثبوت
نکالے ہین تو کتاب اظہار الحق اور ازالۃ الشکوک اور
ازالۃ الاوہام اور استفسار وغیرہ کتابون جنکا کہ آج
تک آپکے بڑے بڑے عالم جواب نہین دیسکے تحریر
فرمائین پھر دیکھین کہ اہل اسلام کیجانب سے کیسے جواب مدلل
مسکن ملتے ہین کہ پھر آپ کے دلمین کبھی ہوس
پیدا ہی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اہل اسلام کی کتابون
سے تو درکنار اپنے مذہب کے کتابونسے بھی واقفی نہین
ورنہ آپ کبھی ایسا تحریر نفرماتے کاشکے آپنے
کوئی مباحثہ کی کتاب دیکھی ہوتی تاکہ آپ کو معلوم
ہوجاتا کہ دین محمدی وہ دین ہے جسکے مقابلہ مین
آپکے بڑے بڑے عالم حیران و سرگردان ہین اور
سوائے سکوت کے اور کچھ جواب نہین دیسکتے شاید
آپ کو مباحثہ کی کتاب بھی معلوم نہونگی سواسطے
ایک کتاب کا نام لکھ دیتا ہون مہربانی کرکے اسکا
مطالعہ فرمائین انشاء اللہ تعالیٰ امید واثق ہے کہ آپ
اپنے منکھ سے خود ہی پشیمان ہونگے مباحثہ دہلی جو
فی مابین پادری فانڈر اور جناب مولوی محمد رحمت اللہ
صاحب کرانوی اکبرآباد مین تقریری ہوا اور مباحثہ
دہلی ڈاکٹر وزیرخان صاحب جو تحریری پادری
فانڈر ہوا اور دونون فارسی زبان مین ترجمہ
ہوکر ۱۸۵۷ء مین چھپکر شایع ہوے ہین اور پادری
فرنچ اور پادری عماد الدین کا حال حافظ ولی اللہ
صاحب لاہوری کے تصنیفات مین موجود ہے
اور ہمیشہ منشور محمدی کو مطالعہ فرمایا کرین -

اگر مذہب نصاریٰ بھی ہے جسکا کہ ہمنے اوپر ذکر کیا
تو اسکو ہم دور سے دونون ہاتھ کا سلام کرتے
ہین اور دعا مانگتے ہین کہ خداوند کریم ہمکو سیدھے
راستہ پر قایم بالدوام رکھے

آمین ثم آمین یا رب العالمین

اثبات نبوت محمد صلعم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا ومصلیا دائما ابدا ابدا

امابعد ارباب دانش وبینش پر پوشیدہ اور
مخفی نرہے کہ جب اہل اسلام اور نصاریٰ کے
درمیان دربارہ ثبوت رسالت آنحضرت
علیہ الصلوٰۃ والتحیت بحث آئی تو عیسائیون
نے کہا کہ آنحضرت کی بابت کوئی بشارت کتب
سابقہ مین سے پیش کرو اہل اسلام نے اس کے

جواب مین کہا کہ اگر نبوت و رسالت مین ہی ملاحق
سمیو ہسلمی نبی سابق کی خبر دینی شرط ہے تو موسیٰ
وغیرہ انبیا کے بابت بھی ضرور خبر ہونی چاہیے
ورنہ انکی نبوت ثابت نہو گی جب عیسائی اس
بات کا جواب نہ دیسکے تو پھر اس اپنے قول سے
تجاوز کرکے یہ کہنا شروع کیا کہ نبی کیواسطے تو
ضرور نہین مگر شفیع کیواسطے ضرور ہی اور اس
اپنے دعوی پر بھی کوئی قوی دلیل پیش نکر سکے
اور علماے اہل اسلام نے باوجودیکہ اسکی کچھ ضرورت نتھی
پھر بھی بیسیون بشارتین کتب سابقہ آیندہ آنحضرت
کے نسبت واسطے رفاہ عام اور اتمام حجت نصاریٰ
کے نکالکر پیش کین جیساکہ ناظرین کتب ازالۃ الاوہام
وازالۃ الشکوک واستفسار واظہار الحق وغیرہ پر
پوشیدہ نہین اور جو کچھ وسواس علماء نصاریٰ نے
ان بشارات پر ظاہر کئے جیساکہ عماد الدین نے
کتاب تحقیق الایمان مین سو انکو علماء اہل اسلام نے
جیساکہ حافظ ولی اللہ صاحب نے صیانت الانسان
مین لاحول پڑھکر ایسا رفع کیا کہ پھر دوسری مرتبہ سوائے
سکوت کے اور کچھ علماء نصاریٰ کو بن نہ پڑی اور
بعض ناواقفون نے یہہ کہنا شروع کیا کہ اگرچہ اہل
اسلام ان بشارات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پر جماتے ہین مگر کوئی بشارت ایسی نہین جسمین صاف
صاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لکھا ہوا ہو اور
یہہ نہین انکا وہ قولون سے بدتر ہی جنکا پہلے دعوے
کرتے ہین حالانکہ علماء اہل اسلام نے کئی ایک بشارات
جنمین پورا پورا حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
صاف چلے ولادت اور نام والد ماجد وجد امجد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاف بیان کئے ہین
اور اونکو ایسی عقلی ونقلی دلایل سے ثابت کیا ہی
کہ نصاریٰ کو سوائے اسکے کہ انگشت حیرت
دانتون مین کاٹین اور کچھ جواب نہین آتا جیساکہ
ہم بھی ان مقامات مین سے پانچ مقام ایسے درج
کرتے ہین کہ جنمین باوجود روز بروز تغیر وتبدل
کرنے کے بیشک نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا پایا جاتا ہی ناظرین بنظر انصاف دیکھین اور
پادری عماد الدین کیطرح کو لہو کے گرداگرد نہ
گھومین کیونکہ ایک دن خداوند کریم کے آگے
پیش ہونا ہے مقام اول ودوم کتاب پیدایش
باب ۱۷ آیت ۲۰ اور اسماعیل کے حق مین
مین نے تیری نہ سنی دیکھہ مین اسی برکت دونگا
اور اسے برومند کرونگا اور اسے بہت بڑھاونگا
اور اسے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اسے
بڑی قوم بناونگا یہہ بشارت اس دعا ابراہیم
کے اجابت مین خداوند کریم نے فرمائے تھی جسکو
قرآن شریف مین بھی نقل کیا ہی سیپارہ اول سورہ

بقر رکوع ۱۵ ربنا وابعث فیهم رسولا منهم
یتلوا علیهم ایاتك ویعلمهم الکتب و
الحکمة ویزکیهم انك انت العزیز الحکیم
قبل اسکے کہ ہم اس بشارت مین نام مبارک آنحضرت
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان کرین ایک بات

واجب الاظہار ہی وہ یہہ ہی کہ احبار بنی اسرائیل مین رواج
تھا سو کہ وہ حروف ابجد کے حساب سے اکثر خیرین دیا کرتے
تھے جیسا کہ جب سلیمان نے ہیکل بنائی اور احبار یہود
وہان جمع ہوے تو انہون نے برات کے لفظ سے
بحساب حروف ابجد خبر دی کہ یہہ ہیکل چار سو ستر
برس تک قایم رہیگی بعد ازان ویران ہو جائیگی اور
ایسا ہی ہوا اس بات کو عبد السلام نے جو کہ علماء
یہود مین سے تھا اپنے رسالہ موسوم بہ رسالۃ الہادیہ
مین مفصل لکھا ہی جو چاہے وہان دیکھ لے پس
جب یہہ بات ثابت ہوی تو ہم کہتے ہین کہ اس بشارت
مین بھی خداوند کریم نے دو جگہہ نام مبارک آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان فرمایا ہی پہلا بہت
بڑا ہونگا جسکا ترجمہ عربی مین جداً جدا اور عبرانی
بماد ماد ہی اور اس سے نام پاک آنحضرت صلعم کا
نکلتا ہی کیونکہ لفظ بماد ماد کے عدد بحساب ابجد بانوے ۹۲
ہین اور محمد کے بھی بانوے ہین اگر کوئی یہہ اعتراض کرے
کہ تے لفظ بماد ماد مین حروف اداہ مین سے
ہے اسکے عدد شمار نہین کئے جاتے تو اسکا جواب
ہم دو طرح پر دیتے ہین ایک تو یہہ کہ بماد ماد جگہہ نفس
کلمہ کی ہی نہ حروف اداہ کے کیونکہ قاعدہ ہی کہ جب
دو بائین جمع ہون ایک نفس کلمہ کی اور ایک حروف
اداہ کی تو حرف اداہ کے کو حذف کر کے نفس
کلمہ کو قایم رکھتے ہین یہہ قاعدہ عبرانی مین بہت شایع
ہے غیر معدودہ جگہہ مین بھی اسکے ایراد کی کچھہ حاجت
نہین جگہ دیکھو رسالۃ الہادیہ مین دیکھہ لے اور دوسرا

جواب یہہ ہی کہ اگر اس بے کے عددون کو بھی بشمار
کرین تو پھر بھی ہمارا مطلب فوت نہین ہوتا کیونکہ
ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
نام مبارک بماد ماد بھی ہے جیسا کہ شفاء قاضی
عیاض مین لکھا ہی اور دوسرے جگہہ پر یہہ ہے
بڑی قوم بناوینگا جسکا ترجمہ عربی زبان مین
لشعب کبیر اور عبرانی مین لغوی غدول ہے
جسکے عدد بحساب ابجد ۹۲ ہین اسطرح پر کہ لام
کے ۳۰ اور غین کے ۳ کیونکہ عبرانی مین جیم
نہین آتا اور غین کو جیم کے جگہہ استعمال کرتے ہین
اور واو کے چھ اور تے کے دس اور غین
کے ۳ اور دال کے ۴ اور واو کے ۶ اور لام
کے ۳۰ کل جمع ۹۲ اور آنحضرت کے نام مبارک
محمد کے بھی ۹۲ ہین فقط (تیسرا) مقام سلیمان
کے غزالغزلات کے باب ۵ آیت ۱۰ سے آخر
باب تک حلیہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
مع نام مبارک درج ہے مگر چونکہ نصارے کے
قدیمی عادت ناموس کا ترجمہ کرنا ڈال لینے کی
ہے جیسا کہ صاحب اعجاز عیسوی و صاحب
استفتاء نے ثابت کیا ہی اور اس بشارت مین
بھی مترجمون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام مبارک کا ترجمہ کر ڈالا ہے اسواسطے
ہم اسکو اصل زبان عبرانی مین نقل کرتے ہین
وہ یہہ ہے — دُودِی صَحرِ دادُی
دَغُولِ مِرَابَہ رُوشُوکشم پَاذِ قصوتاؤ

تلتلیم شحورروث کعوریب عنادکیونیم عل افقی
قایم بحالاب لوشبوث عل ملیتث لحایاؤ لعروث
ھبوسیم بعدلوث حرقاحیم سفثوثاوشوشیم
لطافوث مورعوبیریاداوکلیلی ذھاب مملایم بلتر
سیس معاوعشلث شین معلفت سترمیم شوقاو
عمودی شلشیں میتادیم عل ادنی پاذمریھو کلبانو
باحورکارادیم خلوحمدیم ذہ دودی وذہ
رعی یانبوثیروشکایم ترجمہ اروسیرادوست
نورانی گندم گون ہزارون مین سردارھی اوسکاسر
ہیرے کاسا چمکدارہی اوسکی زلفین مسلسل سیاہ
مثل زاغ کی ہین اوسکے آنکھین جیسے پانی کے کنول
پر کبوترا ور دودھ مین دھوئے ہوئے نگینہ کے
مانند جڑی ہوی خانہ مین اوسکے رخسارہ ایسے جیسے
تتی پر خوشبودار بیل چھائی ہوی اور گول صفحہ پر
خوشبو گڑی ہوی اوسکے ہونٹھ پھول کی پنکڑیان
جس سے خوشبو ٹپکتی ھی اوسکے ہاتھ سونے کے ڈھلے ہوئے
جواہر سے جھلکتے ہوے اوسکا شکم جیسے ہاتھی کے دانت
کی لوح جواہر سے لپی ہوی اوسکے پنڈلیان جیسے سنگ
مرمری ستون سونے کے بیٹکی پر جڑے ہوے
اسکا چہرہ مانند ماہتاب کے درخشان ھی وہ جوان
ہے مانند صنوبر کے اور وہ نہایت خلیق ہے
اور وہ بالکل متحدین وہ میرے دوست اور محبوب ہین

باقی آیندہ **افغان سرحدی کمیشن**

نامہ نگار سرحدی کمیشن کے خطوط مایوسی سے لبریز
ہین آنکھین پرنم ہوتی ہین جبکہ انکی تحریر کے رخ کو
دیکھتے ہین کہ کس دلسوزی سے وہ اپنے دکھ دل کو
حوالہ قلم کرکے ہلکا کرنا چاہتے ہین جلد وطن کا
دیکھنا نصیب کرے وہ جب کام کیطرف دیکھکر حالت
پر غور کرتے ہین تو اور بھی ڈرتے ہین کہ کیا جانین
ابھی کیا ہو جاے - تماشے بدلتے جاتے ہین
باتین بڑہتی جاتی ہین - معاملہ طول کھینچ رہا ہے -
سامان ختم ہوا جاتا ہے سب چیز کی از سر نو ضرورت
ہے اعتراضون کے تصفیہ مین ہفتے اڑے جاتے
ہین جنکی ابھی انتہا نہین ہے اور لوگ شک کرنے
لگے ہین کہ ہم یہان رہکر کیا کر رہے ہین روسیونکو
جوش معاملات یورپ کے وجہ سے بڑہتی پر ہین
اور حجتین پیش کیے جاتی ہین -
صاحب لکھتے ہین - یہان کی عذاب جان مکھیون کے
اڑانے مین جو نیش زنی کرتے ہین مصروف ہوتا
ہون - انکا نیش تو مثل سوزن سوزان کے ہے
گرمی بیحد ہے - گرمی تو بیتاب کیے دیتی ھی اسوقت
میری حالت مثل ابلے ہوے گھونگے کے ہے -
ہفتہ گذشتہ سے اس غضب کی گرمی پڑنے لگی جس
سے ہمکو معلوم ہوا کہ یہ ہرگز قابل رہنے کے عمدہ
جگہ نہین ھی - صبح یا رات کو جب کچھ خنکی ہوتی
ہے تو خیر چندان شکایت نہین اور جب رات
دن گرمی کی آفت ہوی تو مزاج درست نہین رہتا
ہم کہتے تھے جب ہم آکسس کے کنارے پر پہنچینگے
تو گویا بہشت کے قریب پہنچگئے - خیال تھا کہ کنارہ
آکسس پر گھنا جنگل کا ہوگا اور ترائی ہوگی -

مگر یہ بات نہین ہی دیکھکر دل سرد ہوگیا سخی کرخت
ہے جابجا ریت کے تودے ہین کہین نالہ یا کوی شاخ
دریا کی نظر آتی ہی وہان روز گرد کا طوفان بپا رہتا
ہے دریا کی طغیانی ایک دن پڑتی ہی اور دوسرے
دن گھٹتی ہے - لوگ کہتے ہین آخر جولائی تک یہان
دریا کنارے خیمہ کرنا اچھا نہین ہی اسوقت بھی
شدت طغیانی کا برف پگھلنے کی وجہ سے احتمال ہے
مین دعا کرتا ہون کہ ہم اسوقت تک یہان نہ ہین -
روسی چاہتے ہین سرحد خواجہ سالار مین مقرر کرین
اس تحقیقات مین مدت صرف ہوگی سفارتون مین
آجکل دوستی ہی - باہم خوب مہمانوازی ہوتی ہی
ہمنے ۳۰ مئی کو روسی کمشنر کی عمدگی سے دعوت
کی اور جب روسیون نے ہماری دعوت کی تو کوئی
دقیقہ ہماری خوشی کا اٹھا نہ رکھا - کاسگ گائے
اسقدر ناچے کہ تھک کر گرنے کا خوف تھا -

۲۴ مئی کو ہمنے سالگرہ ملکہ معظمہ کی خوشی مین
خوب جشن منایا پہلے قواعد کی - مارچ پاسٹ
کی قواعد ہوی - روسی افسرون نے ہماری
فوج کی بہت تعریف کی - فوج نے سب سے کرتب
دکھانی شروع کئے - پہلے ایرانی خجرون کی دوڑ
ہوی انکے مالک انپر سوار تھے پھر ہندوستانی خجرون
کی دوڑ ہوی انپر خجربان سوار تھے - پھر سوارون
کے تتوؤن کی دوڑ ہوی - پھر وکٹوریا کراس
کی دوڑ ہوی سوار اپنے مردہ ساتھیون کی
لاشون سمیت جو گھوڑون کی پیٹھ پر لٹکی تھین گھوڑون کو دوڑتے

پھندواتے تھے اور قریب خندق سے شلکی کا رکوس
چلتے تھے - ۱۱ ویں سنگالی رسالہ کے سوارون نے
برچھیون سے میخ اکھاڑی - پھر کرتب دکھائے
دکھاتے تھے - پھر سوار دوڑتے ہوے گھوڑے
کی زین پر کھڑے رہے یا گھوڑا سرپٹ جارہا ہے
اور سوار نے زمین سے رومال اٹھا لیا - تلوار برچھی
کا مقابلہ ہوا - شیر محمد سوار اور محمد حسن سوار نے
بہت ناموری حاصل کی - لیمون کاٹا گیا - آدمیون
کے پتلون کی گردنین اڑائین - پیدل سپاہی
دوڑے جو بالکل لدے پھندے تھے - ڈولی
کی دوڑ ہوی - انگریزی افسر اور ایک کاسک
لفٹنٹ ڈولیون پر سوار تھے بہشتی بھری مشکین
لیکر دوڑے - ۲۰ پلٹن کے سپاہیون کی دوڑ ہوی
۱۱ ویں رسالہ سنگالہ کے بڈھے اور جوان سوارون
نے رسا پکڑ کر زور کیا آخر کار جوان جیتے - بیسویں
پلٹن کے خٹک اور آفریدیون نے رسا پکڑ کر
زور کیا خٹک جیتے - اسیطرح کھیل تماشے ہوے
تمام دن موسم اچھا رہا تھا - شام کو کرنیل
گلبرگ اور تمام روسی افسرون نے ہمارے ساتھ
دعوت کھائی - کرنیل گلبرگ نے جناب ملکہ معظمہ کا
اور کرنیل رجوے نے شہنشاہ روس کا جام صحت
تجویز کیا کھانے کے بعد ۲۰ ویں پلٹن کے خٹک
الاؤ کے گرد تلوار کا ناچ ناچے - روسیون
کو بہت پسند آیا ۴ -

- یونان -

یونانی اخبارات لوگون کو بیدار کرتے ہین کہ خبردار
ہوشیار بڑے بڑے واقعات شدنی ہین (۵۶)
عہدنامہ برلین سے جو ملک یونان کو ملنا ہے اسمین
اسنے دعوی کرکے زک پائی اور روس نے بندرگاہ
باطوم کی آزادی موقوف کرکے عہدنامہ کو
شکست کیا اس سے عیان ہی کہ جس سلطنت کی
قوت فوج کثیر سے ہی اسکو کیسے فائدے حاصل
ہین جب یونانیون نے عہدنامہ برلن کی بموجب
سرحد مقرر کرنے کا قصد کیا تو تمام یوروپ بر
خلاف ہوگیا بندرگاہون کو راستے بند کردئے
اور دھمکایا کہ اگر ترکی سے مخالفت کی تو سزا ملیگی
اور اسکو روکا کہ ہرگز فوجی کارروائی نہ کرنے
پائیگا انگلستان نے اسمین سرغنائی کی پر عہد
نامہ برلین مین یہ بھی ذکر تھا کہ باطوم آزاد بندرگاہ
ہے مگر آٹھ برس کے اندر ہی روسیون نے کھدیا
کہ باطوم آزاد بندرگاہ نہین ہی اسپر انگلستان
نے جلد موقع حاصل کرکے اطلاع دی کہ ہم تنہا
کام نکر سکینگے اسلئے کہ ہمارے تعلقات پر خاص اثر
نہین پڑتا ہے پس یہ خیال کرنا ممکن ہی کہ اگر روس
کوئی اولی ملک ہوتا اور نقض عہد کرتا تو ممکن تھا
انگلش گورنمنٹ ضرور کہتی کہ ہمارے تعلقات
مین فرق آتا ہے ہم ہرگز نہ مانینگے۔ بہرکیف کار
روائیون سے ثابت ہی کہ عہدنامہ برلن کا زمانہ
عنقریب ختم ہوگیا اور رومیلیا بلگریا مین تبدیلی
ہوا گورنمنٹ یونان سرحدی بڑہانے سے رکی

روس نے بندرگاہ باطوم کو آزاد نہ رکھا پس لارڈ
بیکنسفیلڈ کا عہدنامہ جس کا عذر لکھا گیا
اوس کی قیمت کے برابر نہین ہے فقط (خ ہ)

انگلستان کا پولیٹکل تعلقات مین روس کو قسطنطنیہ کی جانب بڑھنے کا موقع دینا

انگریزی حکومت کو یہ امر ناگوار ہی کہ روسی گرم
جوشی یورپ سے مشرق کیطرف منتقل ہو۔ جب
انگلستان نے روسی بیشقدمی کو افغانستان
مین روکا تھا تو روس نے بلگیریا یا رومیلیا کے
اتحاد پر توجہ کی تھی اگر وہ اتحاد حسب خواہش
روس روسیون کے اہتمام اور نگرانی سے ہوتا
تو وہ منشا پورا ہوتا جس کی خواہش کبھی اوس
کے خیال سے دور نہین ہوئی ہی یعنے قسطنطنیہ
فتح ہوجاتا ہر چند روسی افسر بلگریا کی فوج مین
تھے مگر یہ واقعہ بالکل روس کے اثر سے جدا
ہوا پس یہ بات پشت پناہ روسی بیشقدمی کی
ہوگی اب ترکی پر آزادی سے چڑہائی نہین کر
سکتا روس نے صاف کہدیا کہ جب بندوستان
پر بڑہنے کا قصد کیا تو مقصود یہ تھا کہ انگلستان
سے خشکی مین مقابلہ ہوتا کہ انگلستان نے اب
تک جو مزاحمت روس کی قسطنطنیہ کی تسخیر
مین کی ہی نہ کرنے پائے جب برٹش نے اپنی سرحدات
کا بندوبست کیا تو خود ترکی پر بڑہنے سے روس
رکا تو ہی گورنمنٹ نے ترکی کو محفوظ رکہنے کے

لئے روسی اثر کو قوت دی اور جب لبرل گورنمنٹ
مقرر ہوئی تو اوس نے بھی اس حکمت عملی کا برتاؤ
کیا مسٹر گلیڈ اسٹون بلگیریا سے محبت رکھتے
ہین اور اس اتحاد سے آزادی کی صورت تھی پس
اونہون نے ہمیشہ اوس کی اعانت کی برتش اثر
نے اسطور پر روس کی اولوالعزمی کو روکا ہے
جسطرح فرانس اور نپولین اول کی اولوالعزمی
کو روکا تھا روس بڑی کوشش سے اون ابتون
مین تقویت حاصل کرتا ہے جسکی نسبت گمان
تھا کہ انگلستان سے وہ عمدگیان جاتی رہین
روسی ساحل پاسپک اور بحیرۂ اسود مین روسی
بیڑہ جہازات کو بہت تقویت ہوی بالخصوص
ترپیڈو کی کشتیان زیادہ ہین جو انگلستان
مین کم ہین شاید اسوجہ سے کہ برتش جہازون
کے ساتھ خلیج سود امین رہے یا یونانی بندرگاہون
کی راہ بند کی روسی سمجھتے ہین کہ ہم نے انگریزی
جہازون کی کمزوری دریافت کرلی یا اونکو
یہ خیال ہے کہ ایک روسی شہزادی کا شوہر
جب بیڑہ جہازات انگریزی کی کمان کریگا تو
وہ جہاز روس سے مخالفت نکرین گے یا یہ
تدبیر کرتے ہین کہ چونکہ مسٹر گلیڈ اسٹون
وزیر اعظم ہین تو فرانسیسون کے بیباکانہ
مقابلہ سے انکا سکر کیطرح یہان بھی بیباکانہ مقابلہ
ہو سکے گا اور روس کسی حی مخالفت انگریزون
سے کرے انگریز کچھہ نہ کرین گے اب روسی
حرکات سے عیان ہے کہ وہ ترکی سے کچھہ
نہ کچھہ چھیڑ چھاڑ پر آمادہ ہے اور وہ دیکھتا ہے
کہ انگلستان کو ایرلنڈ سے مشکلات لاحق
ہون فرانس مصر سے سبقت حاصل کرنے کا
منتظر ہے برہما مین اس کیصورت نہین "
ہندوستان سے اور فوج جاتی ہے پس
روس بھی خوب موزون موقعہ ترکی مین
مداخلت کا تصور کرتا ہے۔ شحنہ

گلزار اخبار

عید کے مبارک دن آرہ کی مسلمانون نے نیشنل فنڈ کھولا
بمبئی مین سکولون کے متعلق ملیک کھلی ایک پیسہ بھی جمع
حضور والیسرائے شملہ سے اترتے وقت سرحد نشاور
کا دورہ کرین گے۔
وہ کشمیر نجائین گے بمبئی حیدرآباد اور مدراس کی
سیر فرمائین گے
قرضہ جنگ کا زور ڈالکر روس روم کو سطرح ستاتا ہے
روسیون نے قصد کیا بدخشان پر انگریزی افغانی
قبضہ نہین ہوگا
ماہ رمضان مین امیر صاحب کابل راتون کو دربار فرماتے ہین
برمی باغیون کو چینی تاجرون سے ہتھیار بارود
وغیرہ ملتا ہے
وہ اسکی قیمت مویشی چورا کے انکو دیتے ہین
انام مین پھر عیسائیون کا کشت خون قتل
عام ہوا۔

مطبع برکات اسلام بنگلور مین محمد شریف کی اہتمام سے چھپا